ضبط وترتیب: محمد جان اخونزادہ حقانی

ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب کا علمی مقام ومرتبہ علمائے عرب کی نظر میں

☆ ڈاکٹر عبدالعزیز بن محمد بن عثمان (استاد تفسیر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ)

☆ شیخ عمر بن محمد فلاتہ (مدرس حرم نبوی و جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ)

☆ شیخ ابوبکر بن جابر الجزائری (مدرس مسجد نبوی، عظیم مفسر وداعی)

☆ علامہ عبداللہ بن محمد علوش (دمشق شام)

مولاناؒ کی کتاب تصنیف تفسیر حسن بصریؒ پر لکھی گئی عربی تقاریظ کا اردو ترجمہ

محترم جناب ڈاکٹر عبدالعزیز بن محمد بن عثمان

(جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں درجاتِ عالیہ میں تفسیر کے استاذ، محقق، نقاد، باکمال مفسراور تفسیر حسن بصری کے نگرانِ مقالہ)

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف المرسلين، وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين۔

امابعد! امام حسن بصری کی ذات میں ان علوم وافکار کا اجتماع ہوا، جو ان کے سوا کسی اور میں نہیں ہوا۔اس لیے وہ بنفس نفیس ایک کامل امت ہیں، جنھوں نے بھلائی کی ان خصلتوں کو حاصل کیا، جو ان کے معاصرین میں سے کسی نے حاصل نہیں کیا۔ان کی خوش بختی تھی کہ انھوں نے اپنی زندگی کا ایک حصہ ان منتخب اور چنیدہ شخصیات کے ساتھ گزارا، جنھوں نے زمانے کی پیشانی کو زینت بخشی،اور کائنات کی ظلمتوں کو بکھیر دیا۔آپ ان کے صاف وشفاف سرچشمے سے سیراب ہوئے،اوران کے بلند پایہ اخلاق کو اپنا لیا۔آپ حضر وسفر، بالخصوص سفر جہاد میں ان کے رفیق رہے، جہاں نفوس صاف ہوتے ہیں، اور انسانی روح دنیا اور اس کے خواہشات سے آزاد ہوجاتی ہے، اور جہاں حیاتِ انسانی (فتح یا شہادت) کی دو کامیابیوں میں سے ایک سے واضح طور پر عبرت حاصل کرتی ہے۔اس وجہ سے یہ نفوس زندگی کے اس مقصد کو جان لیتے ہیں، جس کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ بلکہ امام حسن بصری تو

محمدی شجرِ سایہ دار کے کوکھ میں پلے بڑھے، جہاں آپ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پڑوس میں اپنا بچپن گزارا۔اللہ تعالی نے آپ کی شخصیت میں اس مبارک پڑوس کی برکت کو منتقل کیا۔

امام حسن نے اپنی زندگی علم کے لیے وقف کی۔تحصیلِ علم میں آپکی پرنور بصیرت، ثاقب فکر، مضبوط عزم اور زہدو پرہیزگاری نے بھی آپکو خوب مدد دی۔یہ تمام صفات آپکی علمی بلندی اور تعمیر شخصیت میں ایک بڑی بنیاد تھیں۔

اگر چہ ان کے زمانے میں اسلام کا رقبہ کا پھیل کر وسیع ہوگیا،علوم کے کئی شعبے بنے، جن میں سے بعض اصیل اور بعض دخیل تھے، مختلف مسالک اور فرقوں کی کثرت ہونے لگی،تاہم امام حسن بصری کے پاس وہی اصلی حصہ محفوظ رہا، جس پر وہ حاوی رہے، یہاں تک ان کو اسکے دقائق اور مخفی گوشوں پر بصیرت حاصل ہوگئی؛ اسلئے وہ علم کا ایک موسوعہ (Encyclopedia) تھے۔ اس وجہ سے مختلف فرقوں اور متضاد رجحانات رکھنے والوں نے آپ کی نسبت اپنی طرف کی اور پھر اس نسبت کی لوگوں میں تشہیر کرنے لگے۔دراصل آپکی شخصیت میں سب کچھ جمع ہوگیا تھا، اس طرح سے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اپنے زمانے میں آپ کی شخصیت اپنے معاصرین کے مقابلے میں عالم اسلام کی سب سے بڑی شخصیت تھی۔اس لیے حسن بصری پوری امت کی شخصیت ہیں۔وہ کسی فرقہ یا جماعت کیساتھ خاص نہیں، جو ان کی فکر پر قبضہ جمالے اور ان سے دوسروں لوگوں کی نسبت ختم کریں۔ بلکہ لوگ انکے عالمانہ اور واعظانہ میدان (سے استفادے میں) میں برابر سرابر ہیں۔وہ آپکے افکار کے سایے میں بیٹھتے ہیں، تو اس سے وہ چیزیں حاصل کرتے ہیں، جن سے انکے افکار کی تعمیر ہوتی ہے اور دلوں میں رقت ونرمی پیدا ہوتی ہے۔پھر وہ (اس سایے) سے جب جاتے ہیں تو انکے دلوں میں اسکی طرف دوبارہ آنے کا جذبہ موجزن ہوتا ہے۔

امام حسن بصری علوم قرآن کے ایک عظیم سمندر تھے۔آپ نے قرآن کے علوم، قراآت اور تفسیر سے حد درجے اشتغال رکھا۔آپ ان قراآت کے راویوں میں سے بھی ہیں، جن کا ایک بڑا حصہ آپ نے صحابہ کرامؓ سے حاصل کیا۔اس حوالے سے آپ کی ایک درس گاہ بھی تھی، جس میں اکابر علماء نے ان قراآت کا حصول کیا۔

جہاں تک آپ کی عظیم علمی درس گاہ کی بات ہے، تو اس نے علم تفسیر کے حوالے نمایاں مقام حاصل کیا۔آپ نے تفسیر کا علم علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم سے حاصل کیا، پھر اس کو اپنے واعظانہ انداز سے مربوط کیا۔ یہ واعظانہ رجحان آپ کی شخصیت کی پہچان ہے۔ بلکہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ اس زمانے کے وعظ کے بارے میں کوئی گفتگو کر ہی نہیں سکتا، جب تک وہ فنِ وعظ کے امام حسن بصری کا ذکر نہ کرے۔درحقیقت امام حسن بصری نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ستھری اور پاکیزہ زندگی کا مشاہدہ کیا تھا کہ کیسے وہ تمام کے تمام آخرت کے کامیابی کی طرف دوڑے، اور اس دنیا کو انھوں نے آخرت تک جانے کے ایک عبوری مرحلہ بنایا۔اس کے بعد آپ نے ان پے بہ پے آنے والے فتنوں کا مشاہدہ کیا، جب لوگ دنیاوی دوڑ دھوپ میں ایک دوسرے سے بازی لینے کی کوشش کررہے

تھے، اور اس کے مال متاع کے حصول میں جلد بازی کر رہے تھے۔ آپ نے اپنے وعظ میں صحابہ اور اپنے دور کے ان دو متضاد رجحانات کا تقابل کیا۔ یہی سے آپ کی آواز اس کوشش کے لیے گونجنے لگی کہ کس طرح لوگوں کو ان کے ماضی قریب میں گزرے ہوئے سلف صالحین کی سیرت کی طرف واپس لوٹایا جائے۔ ان کو یاددہانی کرائی جائے کہ آخرت کی زندگی اصل زندگی ہے، اور یہ کہ دلوں کے لیے آخرت سے لولگانا، اور اس کے لیے سخت دوڑ دھوپ اور محنت ضروری ہے، جیسا کہ ان کے سلف یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا۔

علم تفسیر مختلف مراحل سے گزری۔ اس میں لکھنے والے گوناگوں شخصیات ہیں۔ تاہم پھر بھی ہمیں اس بات کی شدید ضرورت تھی کہ حوادث زمانہ سے تفسیر حسن بصری کا جو حصہ بچ گیا ہے، اس کو جمع کیا جائے۔ یہ تفسیر بہت سی قدیم کتابوں کے اندر بکھری ہوئی پڑی تھی، کیونکہ یہی وہ تفسیر ہے جس نے راہ سلوک کی حکمتوں کو اپنے اندر سمیٹا اور خدا تک جانے والوں کے لیے راستہ روشن کیا۔

اللہ تعالی نے اس کام کے لیے ابنائے اسلام میں سے دو محققین کو چنا، جنھوں نے بہت محنت کی، اور حسن بصری کے نفائس۔ جو مختلف کتابوں کے اندر ہیں۔ کی تلاش میں خود کو بہت تھکایا، یہاں تک کہ انھوں اس کو ایک مستقل تحقیقی تصنیف اور کم وبیش پوری تفسیر کی صورت میں مرتب کیا۔ اس کے ساتھ انھوں نے امام حسن بصری کی تفسیری روایات کی شرح اور وضاحت بھی کی۔ اللہ تعالی ان دونوں حضرات کو جزائے خیر دے، اور ان کے کیے ہوئے کام سے بندگانِ خدا کو فیض یاب کرے، اور اسے ان دونوں کے حق میں مقبول بنائے۔

اگرچہ امام حسن بصری اپنی زندگی میں حق کی وہ آواز تھے، جس نے لوگوں کو ان کے صاف وشفاف سرچشمے کی طرف مائل کیا؛ تاہم آپ کی وفات کے بعد بھی مرورِ زمانہ سے آپ کا جو تفسیری ذخیرہ بچ گیا ہے، وہ صاحبِ بصیرت داعیانِ حق کے لیے ایک توشہ ہے۔ کیونکہ وہ ایک ایسی شخصیت ہیں جنھوں نے اپنا ایک دینی منہاج بنایا، پہلے خود اس پر پکا ایمان لایا، اس کا مکمل یقین حاصل کیا، پھر اس کے حق میں ایک سنگِ گراں ثابت ہوئے، جس کے ساتھ تیز آندھیاں آکر ٹکراتیں، تو وہ آندھیاں بکھر کر ختم ہوجاتیں، لیکن وہ اپنی جگہ ڈٹے رہتے۔ آپ اپنے زمانے کے فتنوں پر تبصرہ کرتے وقت ان فتنوں کو سامنے لاتے جس سے آپ اپنی دلیل کو مضبوط کرے اور اپنے فکر کی شاہراہ کو روشن کرے، اپنی دعوتِ دین کو تقویت فراہم کرے، اور اس چیز کا اثبات کرے جس کو آپ دین میں حق سمجھتے ہیں، اور لوگوں کے اخلاق کے لیے مینارۂ نور۔

اپنے ہم زمانہ لوگوں کو ان سے پہلے لوگوں کی حالت یاددلانے کیلئے کافی ہوگا کہ ہم انکا یہ قول نقل کریں:

'بخدا اگر تم میں سے کوئی ایک قرن اول کے کسی شخص کو پاتا، اور ان سلف صالحین کو دیکھتا، جن کو میں نے دیکھا ہے، تو وہ غم اور پریشانی کی حالت میں صبح وشام کرتا، اور خوب جان لیتا کہ تم میں سے جو (دین کے معاملے

میں) بہت محنت کرنے والے ہیں، وہ (ان کے مقابلے میں) کھیل کود والے ہیں، اور سخت جد وجہد والے تو (محض دین کو) چھوڑنے والے ہیں۔ اگر میں خود اپنے آپ سے مطمئن ہوتا تو میں آپ کو نصیحت کرتا، لیکن خدا جانتا ہے کہ میں اپنے آپ سے (بھی) مطمئن نہیں ہوں'۔ اللہ تعالی امام حسن بصری پر رحم کرے اور ان بڑے اعزاز واکرام سے نوازے، جب کبھی ان کے مواعظ کی روشن کرنیں دلوں میں زندگی کی لہر دوڑائے۔

شیخ عمر بن محمد فلاتہ: (عظیم محدث، حرم نبوی کے مشہور مدرس، جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے شعبہ دار الحدیث کے مہتمم اور جنرل سیکرٹری)

الحمد لله رب العالمين، وصلى الله وسلم وبارك على أشرف خلقه وأفضل أنبيائه ورسله سيد نامحمد، وعلى آله وصحبه۔

اما بعد! مدینہ یونیورسٹی کے میٹھے اور صاف شفاف سرچشمے سے سیراب ہونے کی غرض میں نے علامہ ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب کو یونیورسٹی کے دوران قیام میں کئی سال تک دیکھا ہے۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں آپ کے اخلاق وتواضع سے متاثر اور علم کے حصول میں ثابت قدمی کا معترف ہوں۔

میں نے آپ کو دیکھتے ہی اندازہ لگایا تھا کہ آپ تمام طلبہ میں ایک یکتا طالب علم ہیں۔ مجھ پر یہ بات کھل گئی کہ اس کی حالت ایک متواضع عالم کی طرح ہے۔ وہ نیک علما، فضلا کے اخلاق کو اپنانے کی شدید خواہش رکھتے ہیں۔ اللہ تعالی نے آپ کے بارے میں میرا اندازہ درست ثابت کر دیا۔ پہلے آپ نے مجھے کلیہ میں اپنے پاس ہونے کی خوش خبری سنائی، پھر ماسٹر سے فراغت کی خوشخبری۔ اور آخر کار انھوں نے مجھے تفسیر حسن بصری پر اپنے ڈاکٹریٹ کے مکمل ہونے کی خوش خبری سنائی۔ میں آپ کے مناقشے میں حاضر ہوا۔ مقالے کے مواد اور مناقشے کے نتیجے سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالی نے انھیں کس قدر بڑی توفیق دی کہ انھوں نے اس تفسیر کا دوسرا حصہ مکمل کیا، جس کا ایک حصہ ان کے ساتھی ڈاکٹر عمر یوسف کمال نے مرتب کیا تھا۔

امام حسن بصری حضرت ام سلمہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے شاگرد اور ان کے صحبت یافتہ ہیں۔ اس کے علاوہ آپ علم تفسیر کی شخصیات میں سے ایک عظیم شخصیت اور بزرگ تابعین میں سے ایک بزرگ ہستی بھی ہیں۔ آپ کی تفسیر کا شمار قدیم، اہم ترین اور عظیم تفسیروں میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالی کی توفیق سے ڈاکٹر شیر علی شاہ اور ان کے ساتھی نے اپنے عزم وہمت اور اخلاص اور تقوی کی برکت سے اس کا ایک بڑا حصہ مسلمانوں کے لیے فراہم کیا، اگرچہ یہ دینی مصنفین کے عظیم موساعات (Encyclopedias) کے اندر موجود تھا۔

اللہ تعالیٰ اس کے مولف کو جزائے خیر دے، اور اس کے کام کو قبولیت عطا کرے، اسکو انکے نیکیوں میں شمار کرے، اکوڑہ خٹک پشاور میں مرکز البحوث الاسلامیہ کو بھی نیک بدلہ دے کہ انھوں نے اس عظیم کتاب اور بڑی علمی سوغات کو

شائع کیا۔اللہ ان کی سب حضرات کی محنتوں سے اسلام اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے وصلی الله وسلم علی نبینا محمد وعلی آله وصحبه وسلم (۱۱۲-۱۰-۱۴۱۲ ہجری، مسجد نبوی میں نمازِ عشاء کے بعد)

جناب شیخ ابوبکر بن جابر الجزائری: (مسجد نبوی شریف کے مدرس، عظیم مفسر وداعی)

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

امابعد! مجھے صالح فرزند ڈاکٹر شیر علی شاہ، فاضل مدینہ یونیورسٹی، مدینہ منورہ نے اپنے نافع اور عظیم کام کی خبردی، کہ انھوں نے تابعین کے عظیم سرخیل، مفسر قرآن اور رہنما واعظ، اللہ ان سے راضی ہو اور انھیں اپنی رحمت سے ڈھانپ لے، کی تفسیر کا دوسرا حصہ مکمل کیا ہے۔

ڈاکٹر شیر علی شاہ نے ان دنوں امتِ مسلمہ کے لیے ایک بہت عمدہ تحفہ پیش کیا ہے۔ درحقیقت آپ نے ان کو علم کے سرچشمے اور وعظ وارشاد کی بہتی ندیاں پیش کی ہیں؛ کیونکہ عظیم تابعی حضرت حسن بصری مفسر، محدث، فقیہ، نحوی، رہنما واعظ اور ناصح تھے۔ آپ کی وہ تفسیر جو آسمان کے چمکتے تاروں کی طرح کل تک مختلف مصادر ومراجع میں بکھری ہوئی تھی، اللہ کے فضل وکرم اور پھر ڈاکٹر شیر علی شاہ کی محنت اور جدوجہد سے آفتابِ ہدایت بن گیا، جو علمِ تفسیر، وعظ وارشاد اور علم وحکمت کے ہر طالبِ علم کے افق میں طلوع ہوتا ہے۔ میں ڈاکٹر شیر علی شاہ کو اس کام پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ہمیں بھی مبارک ہو کہ اس کام کی وجہ سے ہمیں علوم ومعارف کا وہ آفتاب بھی مل گیا، جس کو امام حسن بصری نے طلوع کیا ہے، اور جس پر کئی صدیاں گزرنے کی وجہ سے تاریکی چھا گئی تھی۔ مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ اور ان کے ساتھی عمر یوسف کمال نے اس کو تاریکی سے نکالا۔

اللہ تعالی ان دونوں کو جزائے خیر سے نوازے، اور ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے، جیسا کہ انھوں نے ہمارے ساتھ احسان کا معاملہ کیا، اور امام حسن بصری اور آپ دونوں پر سلام ہو، جب تک تارے چمکتے رہے، اور جب تک مجھ جیسے گناہ گار خدا سے توبہ کریں اور اس کی طرف رجوع اختیار کریں۔ (۸-۸-۱۴۱۳ھ، مدینہ منورہ میں)

علامہ عبداللہ بن محمد علوش (دمشق، شام)

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام نبينا محمد الأمين، وعلى آله وصحبه وأجمعين۔ **امابعد!** میں نے تفسیر حسن بصری، جس کی تالیف وتحقیق ڈاکٹر شیر علی شاہ اور ڈاکٹر عمر یوسف کمال نے کی ہے، کی موضوعات کا بہت سی جگہ ورق گردانی کی۔ میں نے اسے ایک ایسی کتاب پایا جو علم سے بھرپور اور خیر ونور سے منور ہے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ طالبانِ علم ومعرفت اور فقہ کے لیے مرجع بن سکے۔ میں اللہ تعالی سے سوال کرتا ہوں کہ اسے مفید بنائے، اور ایسے بہترین اعمال کو زیادہ کرے۔ بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (۱۲ شوال، ۱۴۱۲ ہجری، مدینہ منورہ)

© rasaeljaraid.com